



بچوں کی نیک نامی اور کامیابی میں ماں کی پاکیزہ تربیت کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْأُمَّةَ مُعَلِّمَةَ الْأَجْيَالِ، وَصَانِعَةَ الرَّجَالِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) (١)**

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! باری تعالیٰ ﷻ نے والدین کو بے انتہا عزت و رفق بخشا ہے اور بچوں پر ان کی خدمت کو فرض فرمایا ہے کیونکہ والدین اپنے بچوں اور بچیوں کی پرورش اور تربیت میں بے مثال قربانی پیش کرتے ہیں اور اولاد کی نیک نامی اور کامیابی کیلئے ہر قسم کی محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں، یوں تو اولاد کی پرورش اور تربیت میں ماں اور باپ دونوں کا کردار ہوتا ہے مگر اس سلسلے میں ماں کی قربانی مثالی اور اس کی خدمت نرالی ہوتی ہے اسی لئے بچوں کی زندگی اور ان کے اخلاق و کردار میں ماں کی تربیت کا کھلا اثر ہوتا ہے قرآن و حدیث میں بہت سی مثالی ماؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کے سلسلے میں ان کے کردار کی تعریف

کی گئی ہے انہیں مثالی ماؤں میں حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں بھی شامل ہیں چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ ماجدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو ساتھ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ: یہ میرا بیٹا ہے یہ بچہ کتابت اور لکھائی جانتا ہے ^(۱) آپ اس کو اپنی خدمت کا شرف بخش دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور اس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں خدمت کا موقع مل گیا اس مثالی ماں کا نام سیدہ سہلہ بنت لیحان تھا یہ ایک قابل تقلید خاتون تھیں اور اپنے بیٹے کی سعادت کیلئے قربانی دینے والے ماں تھیں چنانچہ انہوں نے بیٹے کی پاکیزہ پرورش اور تعلیم و تربیت کیلئے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور بچپن ہی سے ان کے اندر علم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی، اپنے بچے کے تئیں ان کو اپنی ذمہ داری کا پورا احساس تھا اور وہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرنے والی تھیں: **«وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ»** ^(۲)۔ اور بیوی اپنے شوہر کے گھر والوں کی اور اسکے بچوں کی نگرانی اور ذمہ دار ہے اور اس سے ان لوگوں کی بابت پوچھ گچھ ہوگی، یقیناً سیدہ سہلہ بنت لیحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کارنامہ قابل فخر اور لائق تقلید ہے کہ انہوں نے بیٹے کو پہلے

(۱) أحمد : ۱۲۵۸۳۔

(۲) البخاری: ۷۱۳۸

اپنے گھر میں علم اور کتابت کے زیور سے آراستہ کیا پھر مزید علمی ترقی کیلئے ان کو خدمت نبوی میں پیش کر دیا اس طرح ان کے وقت کو قیمتی بنا دیا اور ان کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام کر دیا چنانچہ سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے مدرسہ رسالت سے بھر پور استفادہ کیا، علم نبوی کے چشمے سے سیرابی حاصل کی اور قرآن و حدیث کے علم اور نقل و کتابت کے فن میں امتیازی مقام حاصل کیا اور اخلاق نبوی سے اپنے آپ کو مزین کیا

اپنے بچوں کی تربیت اور ان کی کامیابی کی فکر رکھنے والو! حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کی شدید خواہش رہتی کہ ان کے لخت جگر کو نبی رحمۃ للعلّٰمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت دعائیں ہمیشہ ملتی رہیں چنانچہ ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو اور ان کے اہل خانہ کو خیر و برکت کی دعائیں دیں تو سیدہ سہلہ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موقعہ کا فائدہ اٹھا کر عرض کیا یا رسول اللہ: میری ایک ضرورت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: «ما ہی؟». کیا ضرورت ہے بتاؤ! انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا انس ہے اس کیلئے خصوصی دعا فرمادیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھرپور دعاؤں سے نوازا، کوئی دعا نہ چھوڑی بلکہ ان کیلئے دین و دنیا کی ہر بھلائی کی دعا فرمائی اسی ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی فرمائی: «اللّٰهُمَّ اَرْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا»

وَبَارِكْ لَهُ»^(۱)۔ یا اللہ اس کو مال اور اولاد عطا فرما اور اس کو خیر و برکت سے مالا مال فرما دے۔ الحاصل اس مثالی ماں نے اپنے بچے کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پس اللہ رب العزت نے ان کو ان کی محنت کا صلہ دیدیا، ان کی تمنا پوری فرمادی، ان کے بیٹے کو علمی میدان میں عظیم الشان مقام عطا کیا اور ان کا شمار جید علماء اور کبار صحابہ میں ہونے لگا اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ دیکھتے تھے چنانچہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت انس ابن مالک کتابت میں بہت ماہر ہیں اور بہت عقل مند اور ذی شعور آدمی ہیں پس ان سے لکھنے پڑھنے کا کام لیجئے اور اس سلسلے میں ان کا تعاون حاصل کیجئے^(۲) اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علمی مرتبے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یا اللہ یا کریم! سیدنا انس رضی اللہ عنہ ان کی والدہ ماجدہ اور تمام صحابہ و صحابیات کو اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما، ہماری ماؤں کی قربانی کو قبول فرما اور ہمارے قلوب کو ماں کی تعظیم و محبت سے لبریز کر دے * *
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِكُمْ، فَاسْتَعْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ.

(۱) متفق علیہ.

(۲) تاریخ المدینة لابن شبة ۳/۸۵۴.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيِهِ. **حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر!** بچوں پر اپنی جان نچھاور کرنے والی ماں ان کی تعلیم و تربیت کیلئے ہمیشہ فکر مند رہتی ہے اور ان کی تعلیم کا معیار بلند کرنے اور ان تک مدرسے کا تعلیمی پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے پس وہ صبر و ہمت کے ساتھ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعلیم پر نظر رکھتی ہے، ان کی دینی اور اخلاقی تربیت کرتی ہے، ان کے اندر حب الوطنی کا جذبہ پختہ کرتی ہے، ان کو نظام اور قانون کے احترام کی ترغیب دیتی ہے اور پاکیزہ روایات کی پاسداری کی تاکید کرتی ہے، بلاشبہ خواتین شرعی دائرے میں رہ کر معاشرے کی ترقی اور بھلائی میں نمایاں کارنامہ انجام دے سکتی ہیں، پس معاشی، تجارتی، صنعتی، طبی، اور تعلیمی میدانوں میں حصہ لیکر وہ بھرپور اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں آج امارات کے اندر زندگی کے تمام شعبوں اور سرگرمیوں میں خواتین کی خدمت ایک ناقابل انکار حقیقت بن چکی ہے، پس ملک کی تعمیر و ترقی میں ان کی بھی حصہ داری ہے۔ اللہ کا قانون ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ان کے اعمال کا پورا پورا صلہ دیا جائے گا اس سلسلے میں کوئی تفریق نہیں ہے چنانچہ خدائے عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے: **(لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَا وَلِلنِّسَاءِ**

نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَا (۱)۔ مرد جو کچھ کمائی کریں گے ان کو اس میں سے حصہ ملے گا اور عورتیں جو کچھ کمائی کریں گی ان کو اس میں سے حصہ ملے گا آخر میں دعا ہے کہ **اللَّهُمَّ** اَلْعَالَمِينَ : ہم میں سے جن کے والدین موجود ہیں ان کو صحت و عافیت عطا فرما اور جو دنیا سے جا چکے ہیں ان کی مغفرت فرما، تمام آفات اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرما دے *** هَذَا، وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ أُمَّهَاتِنَا، وَأَلْبَسْهُنَّ ثَوْبَ الصَّحَّةِ وَالْعَافِيَةِ، وَبَارِكْ فِي أَوْقَاتِهِنَّ، وَأَجْزِلِ الثَّوَابَ لَهُنَّ، وَأَجْزِلِ كُلَّ امْرَأَةٍ قَدَّمَتِ الْعَالِيَّ وَالنَّفِيسَ؛ مِنْ أَجْلِ رِفْعَةِ الْوَطَنِ، يَا ذَا الْعَطَايَا وَالْمَنَنِ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلٰى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَأَنْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بِن زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينِ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ اَرْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخَلَهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّتِكَ. وَارْحَمِ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ. اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْعَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.